O

https://emad-ahmad.com/

مادہِ جسم کہوں، نورِ مجسم بولوں
بات پھیلاؤں یا پھر مصلحتاً کم بولوں

رگِ جاں سے بہے اس خون کو کیا پارہ کہوں
آنکھ سے بہتے ہوئے پانی کو کیا نم بولوں

رات ایسی ہے کہ کھولوں تو بہت کچھ کھل جائے
بات ایسی ہے کہ بولوں بھی تو مدھم بولوں

کیا میں تنہائی کو رسوائی سے تعبیر کروں
یا اسے عشق کے آزار کا موسم بولوں

خود کو پانے کے اسی شوق کو ہنگام کہوں
خود سے لڑنے کے اسی کھیل کو اودھم بولوں

اب اگر ذات ہی کل فوج ہے میری تو عماد
کپکپاتے ہوئے بازو کو ہی پرچم بولوں

اس لرزتے ہوئے، ڈرتے ہوئے جذبے کو عماد
دکھ کہوں، روگ کہوں، درد کہوں، غم بولوں

https://emad-ahmad.com/